

GOVERNMENT OF INDIA
राष्ट्रीय पुस्तकालय, कलकत्ता
NATIONAL LIBRARY, CALCUTTA

वर्ग संख्या

Class No.

पुस्तक संख्या

Book No.

U
S91.431
N 277 m

रा० पु०/न. ल. 38.

MGIP Sant.—45 NL (Spl/69)—4.8.69—1,00,000.

रा० पु०/44

N. L.-44

भारत सरकार
GOVERNMENT OF INDIA
राष्ट्रीय पुस्तकालय
NATIONAL LIBRARY
कलकत्ता
CALCUTTA

अंतिम अंकित दिनांक वाले दिन यह पुस्तक पुस्तकालय से ली गई थी। दो सप्ताह से अधिक समय तक पुस्तक रखने पर प्रतिदिन 6 पैसे की दर से विलम्ब शुल्क लिया जायगा।

This book was taken from the Library on the date last stamped. A late fee of 6 P. will be charged for each day the book is kept beyond two weeks.

مثنوی گلشن شاہ

قصہ بادشاہ زادی

۱۸۸۰ء

(اردو)

Revised Price
Rs. 5/-

MOONIS BOOK DEPOT
BUDAUN, U. P.

قصه من باده زادی مع تصاویر



مطبع فیض محمدی شهر کهنه دیرین

Wells, Moonies Rock
depos

Badaun.

U. P.

10092

26.2.1976

CASE

P91.43

Ne 77

24-5-76

بسم الله الرحمن الرحيم

مگر پہلے تو خود معبود جو چیز میں ہوں وہاں لیکھا ہو وہ کوہِ درخت سب کا پہلے درخت ہوں سے عزیز ہوں نہ کو	ہر شے میں ہوں کا جو چہ ہو تو اس کا او میں نہاں ریت و تاج تخت سلطان مخلوق تمام اس کے سجد بے لکھتے کو	قدت اوی کر ہے ہویدا فکر میں نہ نہت میں کوہ نہ شیکہ امت نور بخشا نام نہ سوہن جو حضور توہیت خدا بشیہ کیا ہو	ہو شگ میں اس میں پیدا ہے نہت پک رہا کبر سینہ پر قرعہ داغ چوکا لکھ نہ کے تھی ناور ہاں وہ ہی مگر چہ نہا ہو
---	---	---	--

عاشق ہونا شہزادہ گلبدن کا بین بادشاہزادی پر اور
مانا بتلاش معشوقہ مع گوہر و زہر زادہ بے لباس خاکسار کے

یوں کہتے ہیں ادیبان کا سورج سے بھی زور نہ وہ بے شک جس سے بیکار تھا جی شہزادہ کوہر کہتا تھا وہ تو شہزادہ وہ چہرہ پر بے تاب وہ کہ پھر جس شہزادہ بیل کی نہت کہ نہ تھا میکہ ایک شہزادہ نہ تھ	اتنا کہ شہزادہ میں کوئی نام نہ تھا وہ اپنی شہزادہ کا بپتہ تھے ملے پانی کہ شہزادہ کے شہزادہ کہتا تھا وہ تو شہزادہ پر چلے وہ ذرا نہ بیکار وہ کہ شہزادہ کا گھر بپتہ تھے میں نے نہ تھا کہ شہزادہ کا گھر نہ تھ	خوشیدیشال صاحب جو مدال و سکنا میں ملو تھا جب تھا سوار وہ لاور تاکہ بین و تھا مل لدا وہ کا جو کوئی ذکر کرتا سلطان کا وزیر زادہ گوہر میں شہزادہ ہنہ کوئی تھ نہیک تھ بے سیر جس آفت تھ ایک تھ یہ تصویر	نہت میں لسا و ہم کو بیاد کیا نام کی مدد تھا رستم کوں کیا کوں نہ کہتا تھا وہ اپنا گلبدن نام وہ کا تو پتا نہ تھا کہ کتا تھا اس فرستادہ زور و وہ کا وہ وزیر زادہ کوہر لایا خود نہک چہ تصویر جس خود تھ ایک تھ یہ تصویر
--	---	--	--

زیرِ پیرِ جو باغِ نازینِ پیرِ پیرِ	زیرِ دستِ حیدرِ پاکِ جلیق	پس کیجئے جو بہترینِ کرد کو	تہا دارِ گلینِ سفرِ کو
لیکن گوہرِ زینتِ نازین	ساتھ لو کہے ہاتھ لگایا	اگر کوئی اسکے درِ مضطر	پہلے تھے یہ بندہ پادشاہ
جب خاصہ دسکا پائے	اگر چہ آہِ سرورِ ہوا	خالہ کوئی نہیں رہا تھا	اسے کل کو جس میں تھی ہوا
باقی تر ازینِ ہوا	طلبِ کمالِ حیدرِ کیا	پھر مہربانِ حیدرِ میں بچا	دوس کل کا کہیں چاہنا ہوا
سب کمالِ باریک	ششام کو بچنے کا ہوا	اکھو کے خیال میں لکھیا	پس کہیوں گاہ کر ہوا
آتشِ خیالِ جبین کا	پھر کوئی نہیں بکھتا تھا	جب آوازِ ہین گیسو نکا	سنبھل کر ہی ہو کو تو ہوا

رسائی عاشق کی وطنِ دلِ ربابینِ اور گلِ چینی گلزارِ وصالِ مین بادشاہ
 فراو کی اول و زریز او کو ہر کو بوسیلہ زان کل فرسوش

سالی شعلہ لال کون پلاو	پس چوین کی زبانِ دریا	لکھتے تھے سرفرازِ بے ہوا	جنت کی وہ گلزارِ بے ہوا
جو چھوٹا تھا اس کا کشت و	پان چھوڑ دینِ مکران	تمی کوئی حسین رنگ نہ ہوا	تمی کوئی ہی نہیں لک پلاو
شعرِ حیدرِ کوہ	پس چھوٹے گاہ وہ بچا کر	نوی ایک حمایتِ تنقش	وہ جو بچے جہالتِ نیش
اند گاہِ ہندوستانِ بکر	پس ایک لنگہ پیکر	پس لو لگا بنا رہی ہے وہ مار	خوف سے بچل ہو چکا ہوا
صاف کیکل اس بکر	کوئی نہ ہو پر کے قطر	کس ماہ لقا کو چاہے ہے	خدا یہ طرفہ نہ جو ہے
کیا نام کہے جو ہر گاہ	شعرِ نظر سے چھلکا ہوا	عالم نے کہا یہ شکرا کر	بے غیرت حور و شہ کی دختر
غزلِ ہندوستانِ گلام	پس شک پلک میں چرام	قداوس کا ہے فریتِ صنوبر	سایہ سے عین کے شکر
چہ رہے چنگ نہ تان	کوئی نہ ہو کیجئے سکھویران	دکھیں گلاو سکھویران	ماں ہوں غلامِ جان سے
عالمین میں ابرو جانِ بچم	پس ہر مین نہ چھوڑا بچم	ہے تنگ وہ بانِ خنجرِ کردار	جاو حسین سخن کو نہ زنا
بیشری کلامِ ہر لیسے	بیشری نہات میں سر ہے	فان و لبوں کا ہے یہ عالم	ایک لبت میں لبانِ درمین
جب لبت میں کرتی ہو شاد	پس ہم ہوا جاتا ہے انسان	دیکھتے ہیں جو لب چہان	ہو تنگ ہو دستِ پشیمان
ایسی نہ کوئی بری چیز ہے	جیسے کہ حسینِ نازین	ہو بچی ہے یہی بلوریت کو	ہے حلقِ ابی تکانِ کو
ابک نصف کو اس کا	پس کسی چیز سے ہو بچا	ہے نام سے مر کی او کو مار	یہاں تک نہیں لگا کوئی کار
خوشی و غم جو ہر بند	پس وہی وہی ہے ستم	خوشی سے نہ کو چھوڑا ہے	جو وہ سناہ کو دیکھتا ہے
بلان کی زبانِ سالِ شکر	پس نہ وہ پاس لگا کو ہر	کی ارضِ ادب میں ہو کو نہ مار	اے کشورِ عاشق کے سوا
پس آج ہے چشمِ کشت	پس ہم آج ہی صحت	جس گل ہو تو ہم زبانِ بلی	وہ ان جاں کو کہ چوں گلا

ہے میں اور کئی چٹکے	رتی ہے بین و منک کل	ہے جو ہے اس سید کا شاہ	ہے دختر بین او کی بچاؤ
رتی ہو وہ اس کا میں نہیں	ہے یا وہی گلاب کی مال	بخت آگیا با سیر و اسے	مشق کا خود تیار ہے
سندی کا مقام ہے غم کا	دیر وصال کی ہون کر تا	مال کے حوالے کر کے کوئید	نہان صفت اس کی خبر گھر
کوئے لکے وہ طعاع حیر	صفت سے یہ گوند ہے گل	کر اس لطف کے گل ہار گوند	ایک بار سنا کہیں کسی جا
رکھ لاش ملانی کو کبرند	مال کے بین پاس سے کر	وہ اعبت ہر دیکھتے ہی	حقون ہونی دیکھتے تو
دیکھی جو پری نے وہ سائل	نہش پڑی ہوں اس کے مال	مال سے کہا کہ سچ تو بولا	گند لپکے یہ کسٹا لپا
ہے کون عقل پر تہ نگار	ایں گندہوا کے جس سے تو بار	جو پاس سے اوکو تو لاؤ	نہ بدوون تراہن نہوش
مال نے کہا کہ یہ دختر	سے گئی تھی ماسک گھر	سال او سکھو ہج چند کہ	بہنے بلایا ہے گھر آج
گوند ہا او سے یہ دختر	مالی جوان تم سے پاس میں جو	فرمایا دیر کر نہ جاتو	ہر وقت اب لیکے آؤ
یہاں آ کے کرے وہ تیار	تاکہ او سکھو کروں گلے میں با	دل دیکھنے کو چاہے کھال	کہہ بین نے ہر جگہ بکال
مال ہونی محل سے روان	ناتہ او کے جو آیا یہ بہا	مال نے کہا یہ حال سارا	کہہ گھر سے حق تو سارا
گوہر نے دیا جواب اس پر	شہزادی سے کہہ کہ کوٹھک	گھر سے تیرے ساتھ نہ جے	برپا ہوں گرفتار دیر
دیشک میں ملازمت کو لوں	فرمان نجا تحسار الاون	شہزادی میں پاس ہا کر	مال نے کہا وہ سب سر
شہزادی فی سنتے ہی بدم	فرمایا ہوں قات قاسم	جس وقت ہو میں قات قاسم	گوہر دوست نہا ویدم
پستے سے اوٹا شہزادہ کو	یوشاک زانی زبیر تن کر	مال کو بھرا ہے ساتھ لیکر	آج حضور میں گوہر
تکیم و ادب بجانہ لایا	نے میں کو پیش کش کھال	گستاخ و دیر بیٹے گوہر	بہر الاوس کے پاس نہ کر
دیکھا او سکھو جوابی پاک	فیسے میں بہری ہوئی فضاک	مال کے کھا وہ تیری دختر	ہے یہی غفل او بہرور
پھر ارض میں ہولی جہادہ خوا	گوہر کی کہنے سے سب کداری	یہے گوہر کی جس سارے	مالی ہر جہاں میں بد سار
بولی کہ کہہ موا ہے کیا	لبوس زمانہ جو ہے بہت	ج ج کہہ کھان جو آئے	اؤں لگ چکوں یہ رنگ
بجھا گوہر کہ مرزا سب	سب جو گیا میں پر ہوید	اوس محلے کو دیکھ کر بہوگا	تنگ ہو رنگ اس کے دکا
تترا یا بدین اس طرح سے	جان میں کی مثل کا چنی ہے	دیکھا ابرو میں خشم زبیر	دیکھا تہہ میں بچل پر آج
سوجا کہ بدوون کو کچھ ہر	اسے صاحب نام عزیز ہو	سوچا کہ بدوون رہت کو	ہے شکل نہ تیری کی کوئی
شہزادہ ہر آبدیدہ تر	شہزادی میں کا وہ سکر	دیکھ برباد شہزادہ	کہہ نظر نہ خاکسار سے
بھلا ہر کے بیان ہے آیا	شہزادی میں کا ہے لایا	ہے گھر وہ بادشاہ نزار	کہہ مگر او سکھو نہا نہ

کو پہننے دیکھ یہ تیار رہی
وہ عاشق زار جان کی تیار
شہزادہ جو سو گیا نہ سکیو
آہیکہ تر سے یقین دلدار
بہ سوخت کوئی تم خیال
جائزہ بھر جاز تو گلی میں
کی عرض یہ گدیتہ مار
انگشت میں اگے خم کر کے
آئی زمین وہ ستر کر
چلنے لگا اور تل لہریار
یہ بات کہے تھامسا کر
شہزادی زہ کدیر کا
مقبول یہ عرض ہو چرید
لو کوئی بین کا سناو
ہاں صوبے کے گنیز بہو
وہ بین کی جھڑا سے کا
یہ بین کا خدا صر بھانا
وہ بین جوانان میں سنا
گرم ایسی ہری خوشی کی گھڑا
ناگہ خمیے کے آیا ورتا

شہزادہ گلبیل پہنکار
بہرہ وہ شاد و شاد بیدار
بیلو سا تکیہ اوپر پرو
رکت تھانہ شہزادہ خواہ
فلک سے ترخو خیال
سو جائیگا تو جگہ گلی میں
آج آنگلی شہر بہرہ دلبر
باریک شک بیلو میں بیکر
بچی بیلو میں سکرا کر
تے ناز و نیاز برسر کمار
وہ دی شدہ چہ خوش ہو کر
نقد دل و جان تجھ پر ڈالنا
میں اپنی ذرا سناجھو
قدیم غم دینے سے چھوڑا
اسوقت مگر صاف رکھو
نور آہیں تیری کر دیکھ
شہزادہ نے سٹھانا
خوش رنگ اپنے کو نہنا
جس ہوا گدگد کا خوشدل
بیرتا ہوا میں میں کہیں سے

شہزادی بین پاس جا کر
احسان بار مجھ پہ رکھو
کہنے سے یقین کو نہ لانا
رہتے روئے جو سو گیا وہ
یہ مذہب مند او سکھو آیا
گوہر سے گھا خدا سلاست
شہزادہ بیاسے دین ٹھکرا
کوئے ہوئے چہ شہر گسلا
نرخ اپنا چھایا دیا سے
ہو نہ لگے چہر جہازا ہجر
چھوڑی نہ ہوں تو گلی میں
عبد تر سے میں کا ہر لایا
ہے میں کا طون بیکر دین
یہ کج وہ بولی سیر جانی
کو خیر سے ہے مکان خالی
دونوں کو مثال اہل نصیر
منہ سے وہ اس ویش آگیا
اس لہر کے ساتھ وہ بچہ تھی
افسوس فلک کا کیا رہتا
ستہرہ صدار کے پر خنیا کا

کی عرض ہو چکے ای حسن یہ
یار کا اپنی باغ خبر ہو
یوں خواہمیں ہنر دل لکایا
دل اور زیادہ کہ سو گیا وہ
نورایک طرح سے بنا یا
کہے نہیں شاد و تازہ است
آغوا بہ نہ لگے رنگ اپنا
بیلو کا خفل کر کے بیٹھا
عجرا کیا دلت نہ لے آگے
لکھو اور ہی ہو گیا ہر عالم
تو کیا خود ہی گائی گم رات
شہزادی میں کا ہر لایا
پیکر سے چہر بیکر کل میں
خود پہنکی تھارو دکل جانی
تو بہت ہو کر بچے شمس کی
باغیچہ کی کاغذ بچہ
شہزادی میں کو بھایا
رفتار سے تو کیا گلاب ہی
خوشی کا یہ فتنہ سرا
کہنے لگا اس طرح کے بیکر



اس قسم کی مین کو کون جانے اوسنے خیر کے حکم کے اندر بہ چہاں لیا بغور رعایت اوس شہزاد کوئی تکیہ نہ تھا پہلے کے خشت اگر گھر کے اندر جو حال تھا کہ سنایا اور سنے شل زن ہندیاں وہ گھر پوچھا ہر بان نے کیا ہوا وہاں کو دیکھنے چند گھر جب آدھ سفر سے تیرا شوگر دیکھو شتاب ویرست کر دہل ہوا حیدر میرا نہ شہزادہ مین کی پوچھ	مین آئی نہ ہو کہ مین جیسے دیکھا تو نظر پڑی دیکھ شہزادی مین ہے عورت قد کی مثال اوس مین کو تھا آگاہ ہر شتاب باہر ایک حرکت پہ چھپایا اوسنے پیرا یہ زمانہ زریب تن کر تے کون کہاں ہے تو آئی بولگا گھر کہ اسے برادر معبود کو پوچھو تو جاکر پوچھو دم چند جا کے اندر لیکے پوشاک مینا گھر اکدم مین جلایا کی غمخیز خاک پیرا دم مین کے سبب سے	میں خیر مین کی تیرا نشانہ دیکھ کر مین کو اس کی گہی تجھ کا شہر ہے جہو کا خشب ہوئی مین کی پرستار پوچھا یہ کفر سے لکھا ہے گوہنے سنی جو ہو کل تقریر رکھ چند چراغ طائر اندر اسدم آئینا کا کم کیا ہے ایک در بہر مین خیر خیر آیا ہے وہ سفر سے اسدم مہاں نے لیکے چند گھر پسنا کی لباس آجنا اوسکو شہزاد کے اور اپنے تن پر بھرنے لگے کہ ہر دوسرے	یہ ماجرا کیا ہر کسی کو نقش میشی ہوئی مین پر بجائے میکر وہ نون کو فرد آسا گوہر کی وہ آئی باو کو دار کیون چپ ہی بول کر لکھا کی اوکی مائی کی یہ تیرا آیا دیر پیر پیر وہ گھر کیون آئی تیرا تو نام کیا ہے لکھتے گئے تیرا تو دور باجالت شاد اور خوشم کھولا جلد سے دیکر کا در کنے لگا مین سے کجا تو اوس خاک کیا مینوں کی دیکر
---	---	---	--

خبر دینا کو تو ال کا بادشاہ کو گرفتاری مین اور گلبدن اور بر سر وار کہینچت
کو تو ال کا بہ سب و روغ گوئے بادشاہ کے حکم سے

دی سانی چھ شرنگ تار دربار ہنشی مین اگر اکہر کی پاس شہزادی دیکھتا نہ ہو گھر مین کا گھوٹ ہوئی مین تار گرمین کو بندہ بان نہ پاو دیکھ کر مین کو فقیر جو آدم کیا ہے سب سے	ایچون جو جس کو برادر کے عرض جیسے سر جاکر میشی ہوئی مین تہی بجائے سے جلوہ فراخ خانہ و خستہ گردانوں کا قطع پاؤں وارتہ منظور وہی ہے جو سدا و بہتر مین وہ دے آہ پر سارن لکھ کر سیکو کچرا	جسوت ہوئی سحر مہو تقدیر حاف پو شہزادہ حسب لار شادشاہ برتر دربار مین آئی سنگین ہو کی عرض جس نے شاہ برتر کی عرض قبول مینو جا کر لوہن لکھا کہ شاہ والا دیکھ کر کیا سدا و پر	خوبشید ہو فلک پہ پہا بجلی نے جلایا بر شاہ کر آیا یہوں تنگ کے اندر فرمایا جس طرح گو کو دیکھو تو جل کے تیرا نہ دیکھتا نہ اس طرح و خستہ عالم مین ہے اسے اوجا دیکھ کر دے سدا و پر
---	---	---	--

انصاف ہو یہ بیچ کا
 بوطلمہ واسطے ہمیں رہا
 تین دنے داس کے حکم سے
 مکمل میں دیر ہو نہ اسلا
 سہولت چسپس کے کھنڈ
 مقیم ہونا گلبدن اور گوہر کا بیخ شادی میں
 اور انکو دانی قیاس سے

اور حاصل ہوتا دیدار میں بادشاہراوی کا گلبدن ستارہ راو سے گوہر

لبارہ توسانی گل انعام	دستہ ہیکوہر توہر کی کیا	دیکھو گزرو کی فتنہ ساری	گواہ کی گیسو کا نہ بار
کب دزد پر او کی فتنہ لگا	ترا دے سر پہ تیشہ مارا	گرد و غبار اگر کوئی نکالت	خاص کی کھان پر انوشات
کستا جو یہ راوی سخن ویر	شہزادہ گلبدن و گوہر	خود فتنہ خوشی پر ہوا	قائمین شادی کی
نیر گلشن میں یونین پیر	ہو گا دیدار بار چاسل	ایک ہاتھ میں چوب گندم	بیا گلشن کے در پہ گوہر
جلتے چند شخص مل کر	گلزار میں تو کسے تھا گوہر	جہاں ہے تو ایک کی جگہ	دیار فقیر دیکھ آؤ
عجس ندین میں جلنے لگا	جانے دو لگا جو جانے لگا	یو چھ تھا کوئی کہ بربک	جمع کو نہیں تو جانے دیتا
گوہر او سکھ جواب دیتا	مرشد کا چار سے چار ہے	گزر آہستہ کی جگہ	یوں کہنے لگا وزیر زادہ
جو گوہر اسرائیل حاجت	ظاہر اوسیدہ جو یہ کرات	کہنا اوسے تو انوشات	کنج غیب سے پاویگا زر
قدوا میں جھکے رکھو گے	اوتی ہی دین کی وقت	زبان آؤ لگا اور میرے	ہر ایک پھر آؤ لگا بیان
جو کوئی سننے گایہ بات	آؤ لگا وی سبے ملاقات	چند اسی دن تک کا	رکھا جو گلبدن اجسل
جو کوئی سننے تاج کاکت	آؤ تھا وہ بھی بے زیارت	شہ اور وزیر دونوں	گلشن کو چلے صبا مانند
سب کے نہیں تار شہ کے	انجو بیسے گز ہو دین کے	وہ جانے لگی چمن چمن	رو کا گھر سے سب کے
کہنے لگا شاہ سے یہ گوہر	لے شاہ چمن دار گستر	اک ایک چمن چمن جاؤ تہا	ایک دم نہ ہو سکے دو گھر
کہنے کے خلاف جو کر لگا	دیکھے گا مراد پیر شاہ	سنے ہی سخن یہ شاہ وال	دھل چو چمن چمن تہا
آداب و کونیش کو بجالا	اچھے ہوئے اوسکی چہ فرسا	تغیر فقیر نے بھی کر کے	خوبت سے بٹھا یا پاس
فرمایا فقیر نے کہ شب کو	دنیا دھین کے غم کو دھو	شہ نے کہنا تو دینا	کچھ کچھ میرے چمن چمن
جو حکم کر دیا وہی ملاؤں	جو چیز کی دودھ ہی منگاؤں	پتھر دیا جب تک میں چمن	عالم میں ہے تو سہا
ہے شاہ کی سبیل عین	سب کی ایک ہی نعمت	میل ہوئی شہ کو جب غم	کی آہ و زاری تھی بات
جو لاوہ وزیر سے کہ شہ	عجبہ کو بھی ملیں گی جا رہم	زیارت سی ہوئی	شہ کی من گھر ہوئی
برائے کی وقت گھر کی	ڈال آیا دھواؤں گھر	شہ اور وزیر نے سحر	اوشکے دیکھا چمن گھر
سورہ ہر دھڑکے	سورہ ہر دھڑکے	شہ نے کہا مل نہیں	جس نے لگاؤ نہیں

بایسته جوید کات
ویدار غیر من و شیدا

کے گلشن میں مایہ آسا

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على
 سيدنا محمد وآله

ہماری کتابیں ساری دینی ہوں گے



شماره پنجمین که جویای
لے خاک درباری
صحت مجھے کہیں ہو
لوہ کا خوش یاد ہیں کہ جو بار
ستھ ہی میں تیرا نام جہاں
لی تو نے مگر خبر نہ میرے

پس میں بکسل نہا یا
اسے بکسل سے جو فانی
انکسے خط پہن میں حیران
اشکو کا گلے میں دلا یہاں
قربان کیا میں دین و ایمان
عوض کی مثال آنکھ سے پھر

نبیوں میں تو محمدؐ پر سب سے اول
 رکھتی ہو تو نسل باخوار کی
 وہاں فاروقؓ کا تو بی بی
 پوشاک کے تو اور ہوا کی
 سنتی ہی تیر ہی سنت و طہار
 ہے یہ طریق تمنا کے

عمر و شکر کا یہ تو کمال
 کہتا ہو نہیں سکتا کسی حد تک
 یہاں خاک و مٹی نہ توں پر
 کہتا ہو نہیں سکتا کسی حد تک
 آج میں غم و غم کے ہر جا
 لازم نہیں تھی ہونے کا

لے آیا ہے نے طعام جو ہے
یہاں مرغ دل غزلیہ کو
تو زلف کوں پہنچو رہا
اگے ترے عجب جو فدا

بیان زندگی تیر نام ہے
 مقصد سفر تیر کا نام ہے
 قصہ بیان تیر کا نام ہے
 سقا فروز کا نام ہے

بیان خون جگر سر و سر و
توبه بی غیبت کی کو
آونچه کی گدالی تری باو جان
فرقت تمہاری زہر تو بہ

ملک میں گروہ ہے
سب پر خیال قائم ہے
بہتر کے نام سے ہے
بہتر کے نام سے ہے

مرد کا جانشین بیعت
خود کو جو اختیار ہو
بہن گذر لگا آگے

وزیر کباب پرنه جاش
 کوکے انجری دل میں اضاف
 جو شکریہ آج کا جیتم
 انجری میں اس کے شکریہ

کلام سیکو قولیت کلام سیکو
شعری بین ما و خست
کیجو اس بات کو تو اب
کچھل باغ آشنائی

برائی کہ ہوں سب کی پرین جا
وعدہ کرتی ہوں تجھے لبر
خست ہو کر مکان کو آئی

مینا و شاد و راوی کے شادی کا بیان ہے کہ راجہ غلام کا سامان ہے

ساتی دو جام یاد بچم
مگر بین کی شاکیا لٹا از
بهرام تھا ایک شاہزادہ
تھو کو تارہ آئندہ
شہ نے جو شہ و شاہانی
کل حیرہ وادوں گل لڑا
لے کے جاوے گا کہ وودہ
کے لے لے ہنشین سے ہونکر
جیسے گلشن کے سیر کیوں
وہ من سے کہ کہ تباہ ہو
بہرام سے تم کہو بین پر
بہرام نے تین کلام شیر
وہ دیش نے ہی واکا
ان بعد وہ بین ماہ سیا
گوہر نے شہنشاہ کی کر
لے کہ شہنشاہی کو سلطان
سودا کو دے دے نکالا
شہزادہ لے کے تان کہ

وہ کو پھر پھر کہ شاہان باورین کا گلیہ کے پاس رہنا
ہے بزم خوشی غم کی آواز
اس شاہ سے ملک میں باد
مخو جو شاہ وودہ وار
کی بین کی کو کے شہنشاہ کا
شہزادی بین ذہن بہرام
لٹا زادی بین شکی تھا
ہے کوئی فقیر اس گدی پر
دیہار فقیر دیکھ لیجے
یہ بات صعل جلی ہو
کیجے کا مقام لے برادر
خیمے قائم کیے بدیر
حاصل ہوئے جگہ جگہ
گلشن میں گلیہ لے کر
پہنچے پو شاہ بین پر
مدد مری تیر جان کا
مستون کو لے ملے مار
نیا ہو وچ میں ملک کو
آتی ہیں ہو خوشی کی

وہان پھر کچھ بین کلام
رکتا تہات بی شجوت
بہرام ہی بہرام ہی آیا
بہرام چلا وچن کو خوشتر
نہیں ہو وچ میں وہ دلا
وودہ کا وہ روز آخری تھا
مقبل جناب کسہر یا ہے
کوئی تہی پسند ہو وودہ
ہوئی وہ عروس ماہ سپر
بس میں کے دم میں گیا وہ
نوشہ کی میں وہ سہفت
ویدہ کو فقیر کے حاصل
ویدہ پیش تہ ویکتی ملی سک
شہزادہ کیے وہ وہ پر آ کے
یہ عرض مری ہو اسخو و
ہر اکہ ساتھ میں جان جا
پسندہ لبس میں کا ترس
کی خواب نے بند غم کی

میں شادی غم جہانم بچم
ایکوں ایک ایک پیغام
نیتا تھا خراج ملک دولت
بہرام کو اپنے ساتھ لایا
وہ من کی ساری ساری
نہیں ہو وچن کا لکیر
تقدیر سے باقی رہ گیا تھا
صاحب کمال پر آیا
یون و لیلین جہی شادی ہو
شہزادہ کی بین و شہزادہ
ساوہ تہا ویر کما گیا وہ
گلشن میں گلیہ نے زیارت
نیمہ میں ہو وودہ کو دین
پہنچے شہنشاہان جان ہو
کی عرض ایک شو کا کہ
بہرام نہیں تھیرا بیان پر
جیتا رہا ہو وچن میں آتا
نوشہ کی میں کو پس گیا

شہزادہ کا بہرام کو سرور پیدا وہ کو شہزادہ ادا وین اودیدہ وادہ کا حکم شاہ با اختیار مل گدی بین

اسے ساتی گدی وہ وادہ
دیکھن کہ نصیب کیا کہ
جانا نہ وادہ کو شہزادہ
لی بہرام میں بہرام

بس میں نہ وادہ وادہ
کو پانہ لے یا گھر سے
لے کر تہا منار لون کو
بیشا عین وادہ

ہر قصد وین مسافروں کا
ہوئی کہ ویر شاہن شاہ ہے
ایک شہ کو ویر شاہ ہے
یہاں کہنے کا ویر شاہ ہے

وہ کو بہرام میں مسافروں کا
بہرام وادہ وین کو آ ہے
لو کی خواہ کے پاس جا کے
اقبال کہ لکیر یا شہنشاہ

یہ زمین کے ہر انگلی سے چار سہ	جلی ہو دریا سے بلار سہ	ظہار ہو باہمی بین کے دہی	ہم پانچویں کے نشان فی
جس شخص سے ہو سکھ و غم و غم	جہات ہو لشت است کے	ورایت کر وہیہ حال کیا ہے	ہر ماہ و روز و گھنٹے کسی سے
سیا و سکا تپ و کان کا دھ	ایک محبت ہو کھنڈ جو حد	کھٹا ہے کھنڈ قیام نیا	رکھا گیا ہے وہ نام نیا
پونجی ہو حکم میں جا کے	ایک محبت ہو کھنڈ جو حد	چشمیدہ کی وہ آنکھ یہاں	کوئی نہ کسی پہ پڑ نہ پناہ
اوس رنگ پر کیا ہر تفریق	ایک مرد جو ان آفرین کا	عزت ملک پہلی ماہ سیا	اوسے کفن میں کیا دیکھ
گوش میں بیتلک خاک سے	قائم ہے جہان بیت ملک	اس صاحب غم لئے خردور	کہ غرض ہو پر سے یہ اگر
اور زمین کے ہر مثال کو بھی	ایک محبت ہو جوش جلال کی	مشغول رہیش ہو فنا و غم	با جا و جلال و جہوت کیم
سجود و بی جاہلی کی ہر	ہی ایک غریب بہرہ رت	اور او کو تو غریب کے میں	عدتہ کی بلخ میں ہے میں
جادو کوئی لوندی ماں کی	یہ سیکے فریضہ کما کس	ہر شکر گزار شہر کس ہر دم	وہ ہر خون و طوطا شاد و غم
انعام بہت سالو کا دھ	تفصیل جو ہو کی ہر خون کا	تفصیل سب ہو کھنڈ کا	اور تمام حال ہوا کا لاو
کرتی ہوئی اور یہ جا بجا کا	جون باد جہاں رہی ہو پھیلا	دانا قاتل قسم و شہیار	سننے ہی ہو در سے چستا
گلشن میں قیام کیوں کیا کا	پوچھا کہ بتا سببت کی	دیکھا تو ہے میں اور خسار	گلشن میں کے جو دھو
نہم گھبرا کیوں ہو گیت سا	قاسم تہا مثال سہرہ کا	اب ہو گیا کیوں ہے زعفرانی	تھا رنگ پتھر و زواہی
نیز پر کوہان کسا ہو چکا	ہو چکا کی اس حرف کی لگ	اب کیوں ہے الم نہ زلف کا	رہے تھے ماح و ماح و غم
جو کو کوئی خاک ہو کھنڈ	خاک نہ اپنی سناؤ نہیں کر	کیا اپنی کھنڈ میں ماح و غم	سب کو اپنی میں نے غم و غم
جانی تھی وطن کا دھو چکا	باشکرت و شاکرت شہر کا	جب شہر نے سنا زلف کی تھی	ہو دم کے ساتھ میری گوی
اور کے گرو و پجاری ہو چکا	نیمے خات اور پرہیز	گوش سے نصرت کے ملی تھی	ایک نور ہو اکتاہیسی
اوس کا نہ ملاپ کیا کسی جا	اہل خانہ جسد و تما	ساری ہوئی جس سے غم و غم	آفت کی بھری اسی کوئی باد
ہر عشق کے حسیہ شہر	دیکھا تو میں میں ایک کوشش	قد پر نہ لاکھی یہاں گویا	اوس بارانی بھر کو دھو دھ
رہی تھی اندھن کا گھوڑا	ہر دم کا میں میں گھوڑا	کی مینے قبول ہو لے موت	تھا جو نصرت کا کسیرت
یاب کے پاس ہو گیا لیل	دھوکہ دہش میں غم سے لیل	کنے کو مر سے قبول نہ	حسن تلخ مجھ یہ ہو گا
کہ میں کو لال ہو چکا	ماہا میں بادشاہ و دیکھا	ہو نا شاہزادی میں کا کسی	جب تک چکی اوس میں کی گیتا
کہ اور میں نہ گیتا	ہو نا شاہزادی میں کا کسی	ہو نا شاہزادی میں کا کسی	ساں ہی گل ہلاکات ہے
نہ لودہ گیت نہ نیشاں	ہو نا شاہزادی میں کا کسی	ہو نا شاہزادی میں کا کسی	لے کا نہ ہو جو جہاں ہے

مرد فرقت سے باہر تار	اگر کام ہوا بادشاہ کے ہوا	اوس کا دھوا کے ستم لڑنے	ہر پاسا بہینہ پا چھلنے
اک دم میں ہلکا ہو گیا	بسل کے مثال نہاد کرتا	اوس کیلے گم گناہ زمین	ہر پاسا دھام کو بکوبین
اکسٹ کیا اوس کے گھر پہنچ	اوس تخت جاگتی تھی جہاں	سجود کنیز میں دانا تھی	کستہ گنا گیسو او پیاری
وزارت گزار پیش سے تر	یہاں منجھو کلم ہے ہے جھک	ہر لڑو میں نور ہر نور	قرینہ میں مثال اس بسل
چرخ تر سے نہیں دہم	یہاں دھواں ہے میرا ہر دم	دل تیری کی شلایا تک	یہاں خون مجھ کو جین تک
تو دل کا سپرین پر	یہاں تنک لگا کر اپنے تر	نور و لگا دو چشم انداز	چشم بکھرن میں خون
ہیں باؤ کھڑا سے کھانا	یہاں چیتے میں ہاں دریا	آتش توجہ دھان منظور	دشت ہی دل میں غم
سنی ہی وہاں کو شیدا	شہر لکھ کے ہاں باد آسا	اگر کے تمام حالت و زار	جب کر کی پیش میں غبار
نہ گھر درج شہر پاری	کستہ کستہ شہر پاری	کندہ کوبہ نے ہے ہاں	وہاں کی رات بھر پکاری
وہاں کو جیتے جیتے	ہاں ہو خیل ہو دیکھ دتار	شب کو یہی عمل کو توجہ	کرتا استادہ دتار
کھانا جس نے چھہ بنا	دی جا کے جواب او سکوتا	بنا چکا جانا ہے ہوا ہوا	ہو گئی تری ساہا ہوا
اوسے دھاپ بقیہ تر	ساحر کے زمر قصور دار	شہزادہ کو یہاں غبار	کی جلد وہ سرگشت غبار
نقد کا لکھا ہوا ہے	تدبیر اگر ہزار کیجے	جب ہونے چہ نہ کو چیل	شہزادہ کو خوار کیا
نقد کا بے پیکار خانہ	ماقل جو ہے خود واد	اگر ذوق اپنی گاتاک	کارتا پس حلقی
پھر محل کتاب بن گیا	آئی نیچے کند کے راہ	بانا ساق کو گوبہ	وہی دل خستہ چن
کر دوسرے ہاں چھوڑا	ہاں ہوئی ہیں اوس کے رہا	منزل توجہ ہی غلی غلی	عادت ہی جو کہو غلی
اوسے ایک شہزادہ ہوا	یہاں اسکو رہا تپ کا ہوا	کستہ کی کون ہو جوباک	ہنسا ہو کون ہی ایسا
وہی ہاں تھکا ہوا	پھر تاتھا بہت دلتے ہدیم	جب میں ہوا نے باقی	کچھ بھی کر دل میں ہوا
وہی ہاں کر خیر جہ قدر	وہ ہوا دیکھو دلب	کستہ کی لب تھکا ہوا	کچھ ہی تھوڑی حیر
ساقی کی کھا اسے	اسکو تر شمس ہوا پیکر	جسم سے ستم نام تیر	سہ دام ہوا غلام تیر
جہر شمس کی ہوا	بند ناش جان ہوا ہوا	نہ ہر سیر فرماوے	بند کی لگی کشتہ
جہر شمس کی ہوا	یہاں تھکا کو میرا لکھا	ہو پیکر ہو سکون کسی	خیز جہر ہو دیکھ لکھا
خفلات میں کشتہ ہوا	ایک جا کین کی کاپ اور ہم	نہر کہ ہواست گرم ہوا	شہزادہ کو کشتہ ہوا
تھا شمس کی ہوا	سلطان کی ہوا کا کشتہ	یہاں خستہ شمس	اوس شمس ہوا کشتہ

جی ہوا عالم بیک کو
خوش ہوا دیکھنے کو دینے
بس وقت ہوئی سو سچ
داخل ہوئی میں شہزادہ
جب تخت پر بیٹھ گیا
ایک روز سے ایک لڑکھا
آہٹا اس سے پکار کر کہ
شادی کے بعد میں نہ رہا
یوں حکم دیا کہ جائے کا
جب دیکھا گیا صورت کے
میں شہزادی گھسٹ
تخت شش بولی گئی

چوڑا اسن عالم بیک کو
یوں کر گیا تہا وہ اہل شوکت
طوڑ شہید ہوا فلک پر پیدا
باجاہ ہلال و شوکت و
نہا کر گیا اپنا گھسٹ نام
عرصہ ہوا غرض جت سا
عاشق کیا نزدین ملا کے
حاصل ہوا بجز عداوت
اس شہر میں پہنچا کے کا
نہا گیا وہ عزیز جان کے
آیا بھٹہ بن وہ تب
ولین ہوئی شادی میں گل و

تہا ر دوست تان ہو
پہان آو سو کو پتیر جو
سابق کو بانہ ہر چہ
ہر یک کی دلیر تان ہو
یہ کم دیا کہ شہر اندر
دار ہوا آن کو وہ نام
دیکھا تو سچو گئے گانم
یہنے دیکر کے موکچ
سنتی ہی ہو پشلی گانم
جب آیا حضور شاہ خزان
اوس کو کس پر پتی تاج کبر
ول سے کیا دگر چلو غم

تہا شہزادہ ہوا
کر سلطان یہاں آو
نہ محبت ہو لیں گے
نہا کیا شہزادہ کو
جو کو کر قتل و کومنا
باجاہ ہلال شاہ بگرام
عمر سے بیلو شاہ بگرام
و سکون ہو اڑن تھا کی
نہا ہی ہوا سحر و خاند بگرام
وہ کشور راضی کا سلطان
کرنا عاشق کے سر اوپر
لے گئے دونوں کا و خرم

کو ہر روز تہا وہ کار نامہ ہو کر جانا اور جیتے رہیں وہ گھسٹ کو وطن کو لانا۔ کھوشی و خوشی

لے ساقی گھسٹ پکاو
شہزادی گھسٹ نام
وہ غنچ گلشن محبت
لہذاں میں اسیر مبتلا
ہوئی ہی را وزیر زادہ
یعنی شہزادہ گھسٹ کو
شہر سے تلاش کوین جاو
جاتا تھا کہی فلک کے اوپر
و کیے شاہ کی چن میں باکر
سب ملک عرب کو دیکھا
کا کا گدڑ ہوا دبان پر

پہر باد و تاب سے جکاوی
شہزادی بین ماہ پیکر
سچو غنچ گلشن محبت
تھا سخت سلاسلین ہلکا
کرئی لکڑی میں یہ ارادہ
شہزادی میں بہتر کو
غربت ہو انہیں زمین لکڑی
جاتا تھا کہی زمین کے اندر
و ہونہ ہی شاہ کی رہت تان
پانی نہ کہیں نہ تیس لیل
شہزادہ گلدران جہان پر

ہوئی یہ تمام داستان
دست ملک ری ہنگام کے
وہ تیر عتاب کا شانہ
دست کو سفید میں گزری
اوس غنچ باغ بوشاہی
معلوم نہیں کہ ہر گستا
کر کی مضبوط یہ ارادہ
مطلب کا نہ ملا نہ لعل آہ
سو گئی یہ لکڑی انہو غنچ
بجانب کا ملک خوب دیکھا
جو وقت کے مضبوط سے

یہ کا طبع میں بیان آ
پہنچا ہی وہ دام غم کے
جیسے کو ہر وزیر زادہ
آخر کو دریاں شاہ فی کی
اوس کو کب بچہ دلربائی
معلوم نہیں کہ ان تہا وہ
را ہی ہو اس وزیر زادہ
مقصود کا نہ آیا گیا کو ہر
جنگل میں پیر غنچ تہا
وہ ہر گھسٹ میں غنچ
کا کہ کو شہزادہ

دیو کا دوسرا بندہ ملا وہ
 چھاتی سے لگا کر کھینچ کر
 زمین پر ڈال دیا وہ کوہر
 گوہر کے گما خرب پور
 حال ہوا جو کہ وہ تھا
 فرقت سے تمہارا دل آہ
 شہزادہ کی ہر کمال شہر
 القصبہ دار میں کوہر آیا
 یوں آؤ گھسی ہو شہرین

دیو کا دوسرا بندہ ملا وہ
 بنو کے گما کوہر میں وہ
 سرحد کو کمال ملکہ
 اس سے پہلے کا شہر تیر
 لاکھ زمین اب غریب تھا
 ہر کی میں طاعون ہو جاو
 گوہر کا کپا سوال منظور
 شہزادہ کو کوہر پہنچا لایا
 آئی ہو کوہر جو تیر میں

بدن حسد دور
 یہ کوہر سے ہر کمال کو آیا
 جو کہ گذری تیر کوہر پہنچے
 اب ہر دم میں کہہ سہم
 اپنی بیگم سے نور احباب
 ہر کوہر سے تیر کوہر پہنچے
 فرمایا ہر کمال کے غائبان
 آئی ہر کوہر میں و لدار
 ہر ایک ہر کمال پہنچا لایا

لکھنؤ کے شہر میں
 اپنا ہے کوہر کہ تیر
 کی سب سے بیان ہر کوہر
 چلے گا وہ میں کوہر کوہر
 رستی میں ہر کوہر پہنچا
 رکھتی ہر کوہر شہر کوہر
 تیر کوہر کا کوہر پہنچا
 ہر کوہر کوہر شہر کوہر
 آہر کوہر کوہر آہر
 راضی ہو کوہر کوہر
 رند اس کوہر کوہر کوہر
 ہر کوہر کوہر کوہر کوہر
 ہر کوہر کوہر کوہر کوہر
 ہر کوہر کوہر کوہر کوہر



خوشنود ہو کوہر شہر
 لغو ہوا ہر ایک شہر کوہر
 ساعت کوہر کوہر کوہر
 لکھنؤ شہر کوہر کوہر
 خیر کوہر کوہر کوہر کوہر

ابھی ہر کوہر میں شہر کی

جس کا کوہر کوہر کوہر کوہر

ہر کوہر کوہر کوہر کوہر

در بیان عامہ کتاب

ساقی مجھ کو کہہ دیا
 جو لین ہر کوہر کوہر
 اس کوہر کوہر کوہر کوہر
 ان کوہر کوہر کوہر کوہر
 ہر کوہر کوہر کوہر کوہر
 ہر کوہر کوہر کوہر کوہر
 ہر کوہر کوہر کوہر کوہر
 ہر کوہر کوہر کوہر کوہر
 ہر کوہر کوہر کوہر کوہر
 ہر کوہر کوہر کوہر کوہر

جلدی بیگم کوہر کوہر
 بیگم کوہر کوہر کوہر
 ہر کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر

کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر

کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر
 کوہر کوہر کوہر کوہر

Ref. 24
 dt 26.2.1976
 24 cm
 Recd. of 10092
 National Library
 Calcutta 27